اورسارے شعری کمالات اپنے استاد شیخ ابراہیم ذوق کے نذر کردی ہے۔

آزاد کا اردو نثر میں ایک بڑا کمال یہ ہے کہ انہوں نے انگریزی اور یونانی ادب سے متاثر ہوکر ایسے اخلاقی اور نتیجہ خیز خیالی افسانوں کی بنیاد ڈالی جو اردو کے لیے قریب قریب نئی چیز تھی۔ میری مراد ان کی مشہور زمانہ تصنیف ''نیرنگِ خیال'' سے ہے۔ انگریزی میں اس قسم کے افسانوں کا نام ایلی گیری (Alligory) ہے جسے اردو میں رمزیہ کہتے ہیں۔ اس موضوع پر نیرنگِ خیال آزاد کی ایک مستقل کتاب ہے۔ جو مضمون اور طرزِ تحریر دونوں لحاظ سے بہت دلچسپ ہے۔ اسی کتاب میں آزاد کی انشا پردازی کا بھی جوہر دیکھنے کو ملتا ہے۔

نوٹ: اس موضوع پر مزید گفتگو اگلے لیکچر میں ہوگی۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com

Mohammad Husain Aazad ki Nasri khidmaat ka Muhakma

B.A Urdu (Hons), part-iii, paper-v

Lecture-1

محمد حسین آزاد کی نثری خدمات کا محاکمہ

گزشتہ سے پیوستہ:

اردو والوں کو آزاد نے ایک اور میدان دکھایا وہ علم السنہ یا فیلانوجی کا تھا۔جس میں علاوہ اور باتوں کے الفاظ کی پیداوار، ترقی، تغیر کا ڈھنگ بتایا گیا ہے۔اس کتاب کا نام 'سخندانِ فارس' ہے۔

تاریخ کے موضوع پر'' دربارِ اکبری'' بھی آزاد کا کا بڑا کارنامہ کہا جا سکتا ہے۔اس کتاب میں شہنشاہ اکبر کے عہد کی تاریخ ہے۔جس میں اس عہد کے تفصیلی حالات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آزاد نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ فنِ تاریخ میں بھی ادبیت اور دلچسپی کیسے قائم کی جا سکتی ہے۔ان کتابوں کے علاوہ آزاد کی دوسری کتابیں بھی قابلِ مرتبت ہیں۔جیسے 'فارسی ریڈریں'، 'اردو قاعدے'، 'اردو قواعد اور قصصِ ہند'، 'قندِ پارسی'، 'نگارستانِ فارس'، 'سپاک اور نمک'، 'جانورستان' وغیرہ۔مذکورہ گفتگو کے علاوہ آیے اب آزاد کی طرزِ تحریر اور اردو میں آزاد کے مرتبے پر بات کرتے ہیں۔

آزاد کی خصوصیات میں سب سے نمایاں اور دلکش جوہر ان کی طرزِ تحریر ہے۔الفاظ کا انتخاب اور زبان کی شیرینی، محاوروں کی صحت تشبیہ اور استعارے کی جا بجا گلکاری سے وہ حسن پیدا ہو جاتا ہے کہ پڑھتے

جاے لیکن طبیعت بوجھل نہیں ہوتی۔رام بابو سکسینہ کے مطابق 'ان (آزادؔ) کی عبارت کی یہ خاص شان ہے کہ بھاشا کی سادگی اور بے تکلفی، انگریزی کی صاف گوئی اور فارسی کا حسن وخوبصورتی اس میں ملی جلی ہوتی ہے۔ وہ تصنعات اور تکلفات سے گو کہ عاری ہے مگر لطیف استعارے اور خوبصورت تشبیہیں اس کے حسن کو دوبالا کرتی ہیں۔وہ ایک موسیقیت رکھتی ہیں۔ان کے معاصرین (شبلی نعمانی، خواجہ الطاف حسین حالی، ڈپٹی نذیر احمد، منشی ذکا اللہ وغیرہ) انہیں نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔شبلی نے تو ان کی موت پر انہیں 'خدائے اردو' کہہ کر یاد کیا تھا۔

آزاد کے قلم کا یہ ادنی سا کرشمہ ہے کہ مواد خواہ کتنا ہی کم ہو صفحے کے صفحے لکھے چلے جاتے ہیں مگر تاثیر اور لطف میں کمی نہیں آتی۔ان عبارت کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ تحریر میں لوچ اور موقع پر زور بھی خاص طور پر پیدا ہو جاتا ہے۔گویا کہ ایک کمان میں دو تیر ہر وقت موجود رہتا ہے اور جس تیر سے دل پر چوٹ کی جا سکتی ہے اسی کو استعمال میں لاتے ہیں۔آزاد کا قلم سوز و گداز کی تصویر اس خوبی سے اتارتا ہے کہ نثر میں نثر میں شعر کا درد واثر پیدا ہو جاتا ہے۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com